

41731 - جمعہ کے روز بیٹھے ہوئے لوگوں کی گردنیں پہلانگنے کی حرمت

سوال

گزارش ہے کہ جمعہ کے روزہ لوگوں کی گردنیں پہلانگنے کا حکم بیان کریں، آیا یہ حلال ہے یا حرام؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

ابو داود اور ابن ماجہ میں عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پہلانگتا ہوا آیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:

"بیٹھ جاؤ آپ نے یقیناً تکلیف سے دوچار کیا ہے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (1118) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1115)

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس حدیث میں نماز جمعہ کے لیے بیٹھے ہوئے اشخاص کی گردنیں پہلانگنے کی ممانعت بیان ہوئی ہے.

اس کے حکم میں علماء کرام کے دو قول ہیں:

پہلا قول:

ایسا کرنا مکروہ ہے، اسے ابن منذر نے جمہور علماء کرام سے نقل کیا ہے، اور ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: اکثر علماء کرام کے ہاں یہ کراہت تنزیہی ہے، شافعیہ کے ہاں یہی مشہور ہے، اور حنابلہ کی ایک روایت.

دیکھیں: فتح الباری (2 / 392) کشاف القناع (2 / 44) المجموع (4 / 466).

امام مالک اور اوزاعی رحمہما اللہ نے اس میں قید یہ لگائی ہے کہ: جب امام منبر پر خطبہ دے رہا ہو تو یہ مکروہ ہے.

مدونہ میں ہے: امام مالك رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ: جب امام نکل کر منبر آ جائے تو گردنیں پہلانگنا مکروہ ہے، جو بھی اس وقت گردن پہلانگے گا وہ اس حدیث کے تحت آئے گا، لیکن جو شخص امام سے پہلے آئے اور نمازیوں کے مابین جگہ ہو تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن وہ اس میں نرمی کرے " انتھی

دیکھیں: المدونة (1 / 159).

دوسرا قول:

مطلقاً گردنیں پہلانگنا حرام ہے چاہے جمعہ کا دن ہو یا کوئی اور، اس کی دلیل عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پہلانگتا ہوا آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:

" بیٹھ جاؤ تم نے بہت اذیت دی "

سنن ابو داؤد حدیث نمبر (1118) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1115) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ابو داؤد میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں:

" اہل علم کے ہاں اس پر عمل ہے، انہوں نے جمعہ کے روز لوگوں کی گردن پہلانگنے کو مکروہ قرار دیا ہے، اور اس میں بہت شدت کی ہے " انتھی

محققین میں سے ایک جماعت مثلاً ابن منذر، ابن عبد البر، امام نووی، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ وغیرہ نے اسے راجح کہا ہے، جیسا کہ اختیارات الفقہیة (81) میں ہے، اور معاصرین میں سے الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ نے۔

تحریم والے قول کی تعلیل کرتے ہوئے ابن منذر کہتے ہیں:

کیونکہ تھوڑی اور زیادہ اذیت دینا حرام ہے، اور یہ بھی اذیت ہے، جیسا کہ صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گردنیں پہلانگنے والے شخص کو دیکھ کر فرمایا:

" بیٹھ جاؤ یقیناً تم نے اذیت سے دوچار کیا "

دیکھیں: المجموع (4 / 467).

اور " التمهيد " میں ابن عبد البر کہتے ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جمعہ کے روز لوگوں کی گردنیں پہلانگنے والے کو " تو نے اذیت سے دوچا کیا " کہ کر یہ بیان کیا ہے گردن پہلانگنا اذیت ہے، اور کسی بھی حال میں مسلمان کو اذیت دینا حرام ہے، چاہے جمعہ ہو یا بغیر جمعہ کے۔

دیکھیں: التمهيد (1 / 316) .

امام نووی رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" مختار مسلك يهى ہے کہ احاديث کی بنا پر گردنیں پہلانگنا حرام ہے "

دیکھیں: روضة الطالبين (11 / 224) .

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے:

" خطبہ وغیرہ کی حالت میں گردنیں پہلانگنا حرام ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی گردنیں پہلانگنے والے کو فرمایا تھا:

" بيٹھ جاؤ تم نے يقينا اذيت سے دوچار کیا "

اور دوران خطبہ تو اس کی اور بھی زیادہ تاکید ہو جاتی ہے؛ کیونکہ اس میں لوگوں کو اذیت ہوتی ہے، اور خطبہ سننے میں دخل اندازی کا باعث ہے چاہے کسی خالی جگہ کے لیے ہی گردنیں پہلانگی جائیں؛ کیونکہ اذیت کی علت موجود ہے " انتہی

دیکھیں: فتاویٰ و رسائل الشيخ ابن عثيمين (16 / 147) .

والله اعلم .